بشریٰ نوشین[1]

نبی مکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی گستاخی پر مبنی فلم؛ چند حقائق

زیر نظر مضمون میں فلم کے بارے میں مغربی ذرائع ابلاغ میں بیان کردہ موقف کو جمع کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ ظاہر ہے کہ عالمی میڈیا صہیونیت اور اسلام مخالف رجحانات کا پرچارک ہے، اس بنا پر ان خبری حقائق کو کافی یا مستند سمجھ لینا محتاط رویہ نہیں تاہم مسلم ذرائع ابلاغ نہ ہونے کی بنا پر ہمارے پاس ان سے ہی استفادہ کرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں۔ ان خبروں سے بھی بعض ایسے حقائق بر آمد ہو رہے ہیں جو اُمتِ مسلمہ کو موقف کو تقویت پہنچاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فراست مؤمنانہ سے دنیا کے مسائل وحقائق کو سمجھنے کی توفیق دے۔ کامران طاہر

اِنّو سینس آف مُسلمز (Innocence of Muslims) ایک اسلام مخالف اور توہین آمیز فلم ہے جسے سام بسائل کے فرضی نام سے معروف نکولا باسلی نامی ملعون یہودی نے لکھا اور پروڈیوس کیا ہے۔

جولائی ۲۰۱۲ء میں یوٹیوب پر The real life of Muhammad کے نام سے ویڈیو خاکے چلائے گئے۔ عربی زبان میں ڈَب کی گئی ویڈیو اوائل ستمبر ۲۰۱۲ء میں مورس سادک کی ای میل کے ذریعے 'نیشنل امریکن کوپٹک اسمبلی' کے بلاگ پر چلائی گئی۔

۹؍ ستمبر ۲۰۱۲ء میں ایک مصری اسلامی ٹی وی سٹیشن 'الناس' نے یوٹیوب کے خاکوں کا کچھ حصہ نشر کیا، اس کے خلاف ردّ عمل کے طور پر ۱۱؍ ستمبر کو مصر اور لیبیا میں مظاہرے اور پر تشدد احتجاج سامنے آئے جو کہ جلد ہی دوسرے عرب ممالک تک پھیل گئے۔

اس منصوبے کے خود ساختہ ماہر؍ پیش کنندہ کے مطابق یہ ٹریلر (خاکے) ایک مکمل فلم سے لیے گئے اور مختصر حاضرین جن کی تعداد ۱۰ (دس) تھے کو ہالی وڈ، کیلیفورنیا کے ایک تھیٹر

۱ کنٹرولر امتحانات: اسلامک انسٹیٹیوٹ، ۹۱ بابر بلاک، نیو گارڈن ٹاؤن، لاہور

میں ایک بار دکھائے گئے۔ فلم کی تشہیر کے لیے بنائے گئے پوسٹر پر اس فلم کا نام Innocence of Bin Ladin (اِنو سینس آف بن لادن) استعمال کیا گیا تھا۔ جبکہ مسودے پر اس کا نام Desert Warrior (قبائلی جنگجو) تھا۔ یہ ایک قبائلی جنگ کی کہانی ہے۔ اگرچہ اصل کہانی میں کوئی مذہبی حوالہ یا کوئی اسلام مخالف تذکرہ نہ تھا، تاہم بعد میں اداکاروں کے علم میں لائے بغیر ڈبنگ میں اپنے مذموم مقاصد کو شامل کر دیا گیا۔

۲۷ ستمبر ۲۰۱۲ء کو یو ایس فیڈرل اتھارٹیز نے لاس اینجلس میں شک کی بنیاد پر نکولا کو حراست میں لے لیا۔ عدالتی ذرائع کا کہنا تھا کہ اُس پر فرضی رجعلی نام استعمال کرنے اور فلم میں کرداروں کے بارے میں غلط بیانی کرنے کا الزام ہے۔

پلاٹ کی وضاحت

یکم جولائی ۲۰۱۲ء میں جاری ہونے والی ویڈیو جس کا عنوان 'رئیل لائف آف محمد ﷺ' تھا، کا دورانیہ ۱۳ منٹ ۳۰ سیکنڈ، 480P فارمیٹ میں تھا۔ اگلے دن 'محمد مووی ٹریلر' کے نام سے اَپ لوڈ ہونے والی ویڈیو کا دورانیہ ۱۳ منٹ اور ۵۱ سیکنڈ تھا۔

دونوں کا مواد یکساں تھا اور اسلام کے متعلق بولے جانے والے مکالمے اور ڈَب کئے گئے ۸۰ر افراد پر مشتمل فلم کے اداکاروں اور دیگر ممبران نے اس سے لاتعلقی کا اظہار کیا ہے اور ایسے بیانات جاری کیے ہیں کہ پروڈیوسر نے اُن کی صلاحیتوں کا غلط استعمال کیا ہے۔ مزید اس کے نتیجے میں پیدا ہونے والے سانحات پر افسوس کا اظہار بھی کیا ہے۔[1]

Desert Warrior (قبائلی جنگجو) کے عنوان سے فلم کی اصل کہانی دوہزار سال قبل مصری زندگی کے بارے میں ہے۔ اس میں مرکزی کردار 'ماسٹر جارج' کا ہے۔ فلم کی پروڈکشن کے بعد بیشتر اداکاروں کو اصل مکالموں پر دوبارہ سے مکالمے بولنے کے لیے بلایا گیا

1 "Pentagon to review video of Libya attack – This Just In – CNN.com Blogs". News.blogs.cnn.com. September 12, 2012. http://news.blogs.cnn.com/2012/09/12/u-s-ambassador-to-libya-3-others-killed-in-rocket-attack-witness-says/. *Retrieved September 14, 2012.*

اور چند مخصوص الفاظ کا اضافہ بھی کیا گیا جس میں 'محمد ﷺ' کے اسم گرامی کو واضح طور پر شامل کیا گیا۔ فلم کے خاکے مصری زندگی کی عکاسی کرتے ہیں۔ مسلم سیکورٹی فورسز کو مسلم کرداروں کے ہجوم کے طور پر پیش کیا گیا ہے اور اُنہیں مصری عیسائیوں کی املاک اور گھروں کو تباہ کرتے ہوئے دکھایا گیا ہے۔[1]

ان حملوں سے بچنے کے لیے ایک ڈاکٹر اپنے خاندان کے ساتھ اپنے گھر میں محصور ہو جاتا ہے اور وائٹ بورڈ پر Man+x = BT اور پھر BT-x = Man تحریر کرتا ہے۔ BT سے مراد اسلامی دہشت گردی لیا گیا ہے۔ ایک نوجوان خاتون اس سے X کے بارے میں استفسار کرتی ہے تو اُسے جواب دیتا ہے کہ اُسے خود اسکے بارے میں دریافت کرنا ہو گا۔

مزید چند مناظر میں مرکزی کردار کو 'محمد ﷺ' کے نام سے اوور ڈب (Over Dub) کیا گیا ہے۔ ایک منظر میں اس کی بیوی توریت اور انجیل کے صحیفوں کو اکٹھا کرنے کی تجویز دیتی ہے۔ ایک منظر میں اُسے گدھے سے باتیں کرتے ہوئے دکھایا گیا ہے۔

Wnycs کے پروگرام 'آن دی میڈیا' کی پروڈیوسر سارہ عبدالرحمٰن نے ٹریلر دیکھنے کے بعد یہی تبصرہ کیا کہ تمام مذہبی مناظر فلمائے جانے کے بعد ہی اَوور ڈب کئے گئے ہیں۔

پروڈکشن

جولائی ۲۰۱۱ء میں فلم Desert Worrior قبائلی جنگجو کے لئے اداکاروں کو کاسٹ کرنا شروع کیا گیا۔ اس مقصد کے لئے کی جانے والی کالز میں اس کو ایلن رائٹ کے نام سے شناخت کیا گیا ہے۔ فلم کی عکس بندی کا پرمٹ اگست ۲۰۱۱ء میں 'امریکن نان پرافٹ میڈیا فار کرائسٹ' سے حاصل کیا گیا۔ فلم کی سین بندی کے لیے نکولا نے اپنے گھر کو ہی سیٹ کے طور پر استعمال کیا۔ کمپنی کے صدر جوزف نصراللہ عبدالمسیح نے دعویٰ کیا ہے کہ ان کی کمپنی کا نام ان کے علم میں لائے بغیر استعمال کیا گیا ہے اور فلم کی ایڈیٹنگ بھی میڈیا کی

1 Anger Over a Film Fuels Anti-American Attacks in Libya and Egypt, New York Times. September 11, 2012. *Retrieved September 14, 2012.*

شمولیت کے بغیر کی گئی ہے۔

۱۳؍ستمبر ۲۰۱۲ء میں سام بیسلی کو ایک ۵۵ سالہ بنیاد پرست عیسائی بنام بیسلی نکولا سے شناخت کیا گیا جس کا تعلق مصر سے تھا اور وہ لاس اینجلس کیلفورنیا کا رہائشی تھا۔ ایک سے زیادہ ناموں سے جانا جاتا تھا۔ ۱۹۹۰ء کی دہائی میں اُسے Mathamphelamine نامی ممنوعہ دوا بنانے کے جرم میں جیل کی ہوا کھانی پڑی۔ [1]

۲۰۱۰ء میں بنک فراڈ کے کیس میں اکیس مہینے جیل میں گزارے اور جون ۲۰۱۱ء میں ضمانت پر رہا ہوا۔ نکولا کا دعویٰ ہے کہ اُس نے اس فلم کا سکرپٹ جیل میں لکھا اور مصر میں اپنی بیوی کے خاندان کی طرف سے ملنے والے ۵۰،۶۰ ہزار ڈالر فلم بنانے میں استعمال کئے۔ FBI نے دھمکیوں کے خطرات کے پیش نظر اس سے رابطہ کیا اور یہ واضح کر دیا کہ وہ زیر تفتیش نہیں ہے۔ ۲۹ ستمبر ۲۰۱۲ء کو یو ایس فیڈرل اتھارٹیز نے ضمانت کے قواعد و ضوابط کی خلاف ورزی کے شک میں لاس اینجلس میں اُسے بلا ضمانت حراست میں لے کر جیل بھیج دیا۔

ماہر قانون پروفیسر سٹیفن ایل کارٹر اور آئینی قوانین کے ماہر فلوئڈ ابرمز کے مطابق فلم کے مواد کی بنا پر اس کے پروڈیوسر کے خلاف امریکی دستور کی پہلی ترمیم جو آزادی اظہارِ رائے کو تحفظ فراہم کرتی ہے، کے تحت حکومت کوئی ایکشن نہیں لے سکتی۔ [2]

1 a b c d Richard Verrier (September 14, 2012). "Was 'Innocence of Muslims' directed by a porn producer?" Los Angeles Times. http://articles.latimes.com/2012/sep/14/entertainment/lat-et-ct-porn-innocence-muslims-20120914. *Retrieved 22 September 2012*.
Kia Makarechi (09/14/2012 7:08 pm EDT Updated: 09/14/2012 7:22 pm EDT). "Alan Roberts & 'Innocence Of Muslims': Softcore Porn Director Linked To Anti-Islam Film". The Huffington Post. http://www.huffingtonpost.com/2012/09/14/alan-roberts-innocence-of-muslims_n_1885758.html. *Retrieved 22 September 2012.*
a b "California Man Confirms Role in Anti-Islam Film". Time. http://nation.time.com/2012/09/12/california-man-confirms-role-in-anti-islam-film/. *Retrieved September 12, 2012.*

2 Joseph Burstyn, Inc. v. Wilson, 343 U.S. 495 (1952). National Socialist Party of America v. Village of Skokie, 432 U.S. 43 (1977).

نشر ہونا اور انٹرنیٹ پر اَپ لوڈ

فلم 'اِنو سینس بن لادن' کی تشہیر عرب وَرڈ نامی اخبار میں مئی اور جون کے مہینوں میں تین بار تین سو ڈالر کی لاگت سے کی گئی۔ معاوضہ انفرادی طور پر جوزف نامی شخص نے ادا کیا۔ اینٹی ڈیفرمیشن لیگ نے ان اشتہارات کا نوٹس لیا۔ ان کے اسلامی معاملات کے ڈائریکٹر کا کہنا ہے کہ اُنہوں نے جب اخبارات میں اس فلم کے اشتہارات دیکھے تو ان کو یہ تجسّس ہوا کہ کہیں یہ جہاد کی ترغیب دلانے والی فلم تو نہیں۔

فلم کی پہلی تشہیر عربی میں تھی اور حاضرین کی تعداد بھی قلیل تھی، لہٰذا یہ کوئی خاطر خواہ تاثر نہ چھوڑ سکی۔ ۳۰ر جون ۲۰۱۲ء کو اسے دوسری بار دکھانے کا ارادہ کیا گیا۔ہالی وڈ کے بلاگر جون واش نے ۲۹ جون کو لاس اینجلس سٹی کونسل کی میٹنگ میں شرکت کرتے ہوئے اس فلم کے عنوان سے متعلق اپنی تشویش کا اظہار کیا اور کہا کہ ہفتہ کو ہالی وڈ میں ایک تشویشناک واقعہ 'اِنو سینس بن لادن' نامی فلم دکھانے سے پیش آنے والا ہے۔ اس کا کہنا تھا کہ وائن سٹریٹ تھیٹر کو کرائے پر لیا گیا ہے۔ جو لوگ اس فلم کو دکھانا چاہتے ہیں، ان کے بارے میں کچھ معلوم نہیں۔ بعد ازاں اس فلم کی دوسری تشہیر کو منسوخ کر دیا گیا۔

ایک ٹی وی پروڈیوسر نے اس فلم کی اشتہاری تصویر کھینچی تاکہ وہ اس کو اپنے ٹاک شو The Young Turks میں دکھا سکے۔ ADL کی جانب سے کئے گئے ترجمے کے مطابق پوسٹر میں یہ بتایا گیا تھا کہ اس فلم میں فلسطین، عراق اور افغانستان میں ہلاکتوں کا سبب بننے والے دہشت گردوں کو بے نقاب کیا گیا ہے۔ اس فلم کو پادری آفیری جونز کی حمایت حاصل تھی جو قرآنِ پاک کو نذرِ آتش کرنے کے حوالے سے مشہور ہے اور یہ ہی عالمی سطح پر مظاہروں میں تیزی کا سبب بھی بنا۔ ملعون جونز کا کہنا تھا کہ ۱۱ر ستمبر ۲۰۱۲ء کو اس کا یہ فلم اپنے چرچ میں بھی دکھانے کا ارادہ تھا۔

ذرائع کے مطابق ۱۴ر ستمبر ۲۰۱۲ء کو ٹورنٹو کی ایک ہندو تنظیم نے باقاعدہ منصوبہ بندی

کے تحت اس کو نشر کرنے کا فیصلہ کیا۔[1] لیکن سیکورٹی خدشات کے پیش نظر انتظامیہ نے کسی بھی پبلک مقام پر اُس کو دکھانے کی حامی نہیں بھری۔[2]

'دی گارڈین' کی رپورٹ کے مطابق جرمنی کی ایک اسلام مخالف تنظیم Pro German Citizens Movement اپنی ویب سائٹ پر فلم کے ٹریلر اَپ لوڈ کرنے اور مکمل فلم چلانے کا ارادہ بھی رکھتی ہے لیکن گورنمنٹ سے اس کی اجازت نہیں ملی۔

'یوٹیوب' ویڈیو ویب سائٹ کا بند ہونا

سام بیسلی نے یکم جولائی کو یوٹیوب پر خاکے جاری کئے اور ستمبر میں اسے عربی میں ڈب کیا گیا اور مورس سادک کے ذریعے عرب دنیا کی توجہ حاصل کی گئی۔ عربی میں دومنٹ کی عربی ڈبنگ مصری ٹی وی 'الناس' پر خالد عبداللہ نامی شخص نے نشر کی۔

یوٹیوب نے رضاکارانہ طور پر مصر اور لیبیا میں ویڈیو کو بند کر دیا۔ انڈونیشیا، سعودی عرب، ملائیشیا، انڈیا، سنگاپور میں بھی مقامی قوانین کی وجہ سے اُسے بند کر دیا گیا۔ ترکی، برازیل اور روس نے ویڈیو بند کروانے کا ابتدائی قدم اُٹھایا۔ مزید برآں یوٹیوب کے مالک نے پاکستان اور مصر میں بھی اس ویڈیو کو بند کر دیا، کیونکہ ان ممالک میں حالات کافی پیچیدہ ہوتے جارہے تھے۔ ستمبر ۲۰۱۲ء میں افغانستان، بنگلہ دیش، سوڈان اور پاکستان کی حکومتوں نے بھی یوٹیوب کو بلاک کر دیا اور یہ ویب سائٹ اُس وقت تک بند رہے گی جب تک کہ فلم ویب سے ہٹا نہیں دی جاتی۔

چیچنیا اور داغستان میں انٹرنیٹ کی سہولت مہیا کرنے والوں کو یوٹیوب بند کرنے کا حکم

1 Tom Godfrey (September 14, 2012). "Toronto Hindu group plans screening of Innocence of Muslims". QMI Agency. http://cnews.canoe.ca/CNEWS/Canada/2012/09/14/20200506.html.

2 Mona Shadia and Harriet Ryan (9-15-2012). "California Muslims hold vigil for slain ambassador". LA Times. http://articles.latimes.com/2012/sep/15/local/la-me-anti-muslim-film-20120915. *Retrieved September 17, 2012.*

نامہ جاری کر دیا گیا ہے۔ ایران نے تو یہ اعلان کر دیا ہے کہ وہ گوگل Google اور جی میل Gmail کو بھی بند کر دیں گے۔ اب گوگل نے اسلام دشمن ویڈیو کو بند کرنے پر رضامندی کا اظہار کیا ہے۔ مزید اُردن میں بھی بند کرنے پر اتفاق ہے۔

اوباما حکومت نے یوٹیوب سے استفسار کیا ہے کہ آیا وہ یوٹیوب کی پالیسی کے مطابق اس فلم کو جاری رکھنا چاہتے ہیں۔ یوٹیوب کا جواب تھا: "یہ فلم اسلام کے خلاف ہے، مسلمانوں کے خلاف نہیں، اس کو قابل نفرت خطاب Hate Speech کے زمرے میں نہیں لایا جاسکتا، اس لیے یہ کمپنی کی پالیسی کے مطابق جاری رہے گی۔"

احتجاج

بحرین میں احتجاج کرنے والوں نے فلم کی اعلانیہ مذمت کی ہے۔ مصری ٹی وی 'الناس' کے میزبان نے اپنی ۸ ستمبر کی نشریات میں محمد کریم ﷺ پر کی گئی اظہارِ رائے پر تنقید کی ہے۔ مصری صدر محمد موسیٰ نے امریکی حکومت پر زور دیا ہے کہ وہ اس فلم کے پروڈیوسر (جسے انہوں نے 'پاگل آدمی' کا خطاب دیا ہے) کے خلاف قانونی کارروائی کا آغاز کرے۔

فلم کے خاکوں کے خلاف دنیا بھر کے شہروں میں پر ہجوم اور پر تشدد احتجاج ہوا جس کے نتیجے میں کئی اَموات ہوئیں اور سینکڑوں کی تعداد میں لوگ زخمی ہوئے۔ پاکستانی حکومت نے ملکی سطح پر تعطیل کا اعلان کیا اور اپیل کی کہ محمد ﷺ کی تعظیم میں پُر امن احتجاج کیا جائے۔

۱۷ ستمبر کو تقریباً ۵۰ ہزار لبنانیوں نے بیروت میں ایک احتجاجی ریلی نکالی جہاں 'حزب اللہ' کے لیڈر حسن نصر اللہ نے عوام کو احتجاج جاری رکھنے کا کہا۔ اُن کا کہنا تھا کہ پیغمبر ﷺ کے دفاع کے لیے سنجیدگی سے احتجاج کو شروع کیا جائے۔ عوامی رد عمل کو دیکھتے ہوئے امریکی سیاست دانوں نے بیروت میں امریکی سفارت خانے سے حفاظتی نقطہ نظر سے اشتہاری مواد ضائع کر دیا۔[1]

1 Goldman, Yoel (September 17, 2012). "Nasrallah, in rare public address, hails 'start of a serious movement in defense of the

۱۱؍ستمبر کو بن غازی لیبیا میں ہتھیاروں سے پوری طرح مسلح افراد نے امریکی سفارت خانے پر حملہ کرکے امریکی سفیر کرسٹوفر سیٹون اور تین دیگر افراد کو ہلاک کردیا۔ کچھ امریکی افسروں کا کہنا ہے کہ " بن غازی کا منصوبہ پہلے سے طے شدہ تھا اور اس کا فلم سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ القاعدہ نے اس کی ذمہ داری قبول کرتے ہوئے یہ بیان دیا ہے کہ امریکی ڈرون حملے کا انتقام ہے جس میں القاعدہ کے لیڈر ابو یحییٰ لیبی شہید ہوئے تھے۔"

۱۲؍ستمبر کو یوٹیوب نے اعلان کیا کہ وہ عارضی طور پر لیبیا اور مصر میں فلم تک رسائی کو محدود کررہے ہیں۔ افغانستان اور ایران نے یوٹیوب کو سنسر کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ افغانستان کے صدر حامد کرزئی کا کہنا تھا: "فلم ساز کی یہ حرکت ایک شیطانی حرکت ہے۔" [1]

دیگر اخباری ذرائع کی اطلاعات کے مطابق بیسلی خوف کی وجہ سے روپوش ہوگیا ہے، لیکن اس نے فلم کے دفاع کو جاری رکھا ہے۔ اُس کا کہنا ہے کہ اسے لیبیا میں امریکی سفیر سیٹون کی موت کا دُکھ ہے۔ اس سلسلے میں اس نے سفارت خانے کے حفاظتی انتظامات کو موردِ الزام ٹھہرایا ہے۔ [2]

۱۸؍ستمبر کو ایک خاتون خودکش حملہ آور نے دھماکہ خیز مواد سے بھری گاڑی ایک منی بس کے ساتھ ٹکرادی جس میں افغانستان میں غیر ملکی ہوابازی کا عملہ سوار تھا، اس میں کم از

prophet'". The Times of Israel; Associated Press. The Times of Israel. http://www.timesofisrael.com/nasrallah-makes-rare-appearance-at-rally-against-anti-islam-film/?utm_source=The+Times+of+Israel+Daily+Edition&utm_campaign=c3b1f5665f-2012_09_18&utm_medium=email. *Retrieved September 18, 2012.*

1 Arghandiwal, Miriam. "Afghanistan bans YouTube to censor anti-Muslim film". News.yahoo.com. http://news .yahoo .com/afghanistan-bans-youtube-prevent-viewing-anti-muslim-film-131507907.html. *Retrieved September 12, 2012.*

2 a b Peralta, Eyder. "What We Know About Sam Bacile, The Man Behind The Muhammad Movie: The Two-Way". NPR. http://www.npr.org/blogs/thetwo-way/2012/09/12/161003427/what-we-know-about-sam-bacile-the-man-behind-the-muhammad-movie. *Retrieved September 12, 2012.*

کم ۹؍ افراد ہلاک ہو گئے۔ رپورٹ کے مطابق اس میں آٹھ جنوبی افریقہ کے افراد اور ایک برطانوی خاتون بھی شامل ہے۔ عین ممکن ہے کہ کچھ تعداد افغانیوں کی بھی ہو۔ اسلامی جہادی تنظیم 'حزبِ اسلامی' نے اس حملے کی ذمہ داری قبول کی ہے۔ ایک رپورٹ کے مطابق اس ملک میں خاتون کی طرف سے یہ پہلا خود کش بم دھماکہ ہے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ گستاخانہ فلم کے ردّ عمل میں تھا۔[1]

طالبان کا کہنا ہے کہ فلم کے جواب میں بیشن میں قائم 'برٹش ملٹری بیس کیمپ' پر اُنہوں نے ۱۴ ستمبر کو حملہ کیا جس میں ۲؍ امریکی فوجی مارے گئے۔ پھر یہ دعویٰ بھی کیا گیا کہ یہ اس لیے کیا گیا، کیونکہ برطانوی پرنس ہیری وہاں آیا ہوا تھا۔

'کوپٹک ارتھوڈوکس کرسچین چرچ' نے بھی اس فلم کی مذمت کی ہے۔ بشپ سراپین آف 'کوپٹک آرتھوڈوکس ڈاوسز آف لاس اینجلس' نے اپنے ایک بیان میں کہا ہے کہ

"It rejects gragging the respectable copts of the diaspora in the about the Prophet of Islam. The name of our blessed parishioners should not be associated with the efforts of individuals who have ulterior motives."

علاوہ ازیں 'ورلڈ کونسل آف چرچز' کا کہنا ہے کہ یہ فلم مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو مجروح کرتی ہے۔ تمام مذہبی لوگوں اور خاص طور پر مسلمانوں کے عقیدہ کو ٹھیس پہنچاتی ہے۔[2]

1 "Afghan woman's suicide bombing was revenge for anti-Islam film, says radical group". The Times of Israel. September 18, 2012. http://www.timesofisrael.com/afghan-womans-suicide-bombing-was-revenge-for-anti-islam-film-says-radical-islamist-group/?utm_source=The+Times+of+Israel+Daily+Edition&utm_campaign=c3b1f5665f-2012_09_18&utm_medium=email. *Retrieved September 18, 2012.*

2 "WCC general secretary condemns making of the film offensive to Islam". World Council of Churches. http://www. oikoumene. org/en/news/news-management/eng/a/article/1634/wcc-general-secretary-con-8.html. *Retrieved September 16, 2012.*
"World Council of Churches condemns anti-Islam film". Bikya Masr. http://www.bikyamasr.com/77497/world-council-of-churches-condemns-anti-islam-film/. *Retrieved September 16, 2012.*

ایران کے پریس ٹی وی نے اس فلم کی ابتدائی رپورٹ دکھائی جس میں ایران کے روحانی رہنما آیت اللہ علی خامنائی نے اس بات پر زور دیا ہے کہ یہ فلم یہودیوں کو فلسطین میں دوبارہ آباد کروانے والے شیطانی ذہنوں اور امریکہ نے بنوائی ہے۔

سکائی نیوز کا بھی کہنا ہے کہ یہ ویڈیو مسلم مخالف ہے اور جذبات کو بھڑکانے والی ہے۔

The New Republic کے مطابق فلم کا کوئی پہلو فنی لحاظ سے قابل اصلاح نہیں ہے بلکہ پورا سیٹ ظالمانہ، خبیث اور وحشیانہ، اداکاری تاثر سے عاری آنکھوں اور مصنوعی انداز میں ادا کئے گئے مکالموں پر مشتمل ہے۔[1]

نیویارک ڈیلی نیوز کا کہنا ہے کہ یہ فلم، فلم سازی کے اعلیٰ معیار سے بہت دور ہے۔

مسلمان فلم ساز کامران پاشا کا کہنا ہے کہ ''میرے خیال میں فنکاری کے لحاظ سے یہ فلم ایک سوالیہ نشان ہے۔ اس کی پشت پناہی ایک مہلک متعصّب گروپ کررہا ہے جس کا مقصد محمد ﷺ کے کردار کو داغ دار کرکے نفرت اور تشدد پر اکسانا ہے۔[2]

اس فلم میں آپ ﷺ کی تضحیک کا اتنا بھونڈا طریقہ اپنایا گیا تھا کہ شاتم رسول ﷺ سلمان رشدی سے بھی اس کی تردید کے بغیر نہ رہا گیا اس نے اپنے ایک بیان میں کہا کہ ''اس کا فلمساز فحش، ناگوار، بہروپیہ، اور اس کی پروڈکشن خباثت اور گندگی کا ڈھیر ہے۔''[3]

Counter Punch جو مشہور آن لائن رسالہ ہے، اس کے ۱۸ ستمبر ۲۰۱۲ء کے شمارے میں چیف سپیرو اپنے مضمون "Islamophobia; Left and Right" میں

1 Cameron Abadi (September 13, 2012). "The Incompetent Bigotry of 'The Innocence of Muslims'". The New Republic. http://www.tnr.com/blog/plank/107219/the-incompetent-bigotry-the-innocence-muslims#.

2 Kamran Pasha (September 13, 2012). "The Mercy of Prophet Muhammad". Huffington Post. http://www. huffingtonpost. com/kamran-pasha/the-mercy-of-prophet-muhammad_b_1879601.html.

3 "Salman Rushdie: the fatwa, Islamic fundamentalism and Joseph Anton". The Guardian. *September 17, 2012.*, http://www. guardian. co.uk/books/2012/sep/17/salman-rushdie-blackest-period-of-my-life.

لکھتا ہے:

''لیکن خود فلم کے بارے میں کیا کہا جائے؟ غیر پیشہ وارانہ فلم کاری کا اتنا پھٹیچر نمونہ ایسا شعلہ جوالہ کیوں بن گیا؟ یہ فلم ایک ایسے وقت میں تیار کی گئی ہے جب کہ یورپ اور امریکہ میں دائیں بازو کے انتہا پسندوں نے ایک ایسا اسلام دشمن نظریہ اپنالیا ہے جو تقریباً بالکل ٹھیک روایتی 'یہود مخالف کلیدی طریقوں' کو دہراتا ہے۔''

مذکورہ بالا تفصیلات سے واضح ہوتا ہے کہ آپ ﷺ پر بنائی جانے والی گستاخی پر مبنی فلم اسلام دشمن ابلاغی منصوبہ کا حصہ ہے۔ یہود کی سرپرستی اور امریکی حکومت کی اس فلم کے ذمہ داران کے بارے خاموشی بھی اُنہیں اس منصوبہ بندی میں شریک کر رہی ہے۔ پوری دنیا کے مسلمانوں کی طرف سے زبردست احتجاج اور رد عمل کے باوجود امریکی ذمہ داران کے کانوں پر جوں تک نہیں رینگی۔ وہ مغربی اقوام جو بات بات پر 'سوری' کہنے کی عادی ہے، ان کی زبان سے اس فلم کے بارے میں معذرت کا کوئی لفظ بر آمد نہیں ہو رہا تو اسے ان اقوام کے اسلام کے خلاف اجتماعی بغض اور ظالمانہ تائید کے علاوہ اور کیا سمجھا جائے؟ یہ فلم مسلسل یوٹیوب پر جاری ہے اور اسے تا حال ہٹایا نہیں گیا۔ اگرچہ اوباما حکومت اپنے آپ کو اس سے بری الذمہ قرار دیتی ہے لیکن عملی طور پر فلم کے ذمہ داران کے بارے مجرمانہ خاموشی اسلام اور پیغمبر اسلام ﷺ کے خلاف جاری اس ابلاغی جنگ کا ہی حصہ قرار پاتی ہے جسے امریکہ کی قیادت میں عالم کفر جاری رکھے ہوئے ہے۔ پوری دنیا کے کفر کو یہ بات شاید ابھی تک معلوم نہیں ہو سکی کہ ایک ادنیٰ مسلمان بھی حرمتِ رسول ﷺ پر اپنی جان تک قربان کرنے کو ہر وقت تیار رہتا ہے، کیونکہ ایک مسلمان کے نزدیک اس کی زندگی اور ایمان کا کل اثاثہ توحید کے بعد یہی حب رسول ہے کہ جس کا ولولہ لیے وہ دنیا میں جی رہا ہوتا ہے۔

تاریخی طور پر یہ بات ثابت شدہ ہے کہ ماضی میں نبی رحمت ﷺ کی ذات پر کفار کی طرف سے کیے گئے رکیک حملے صہیونی اور عیسائی طاقتوں کے ایما پر ہی تھے۔ سلمان رشدی کی ہفوات سے لے کر توہین آمیز کارٹون کی اشاعت تک کا سلسلہ مسلمانوں کے لئے تکلیف دہ اور ان کی روحوں کو تڑپا دینے والا اقدام تھا۔

ضرورت اس بات کی ہے کہ تمام مسلمان ممالک ناموسِ رسالت کے دفاع میں کم از کم

اتحاد کا مظاہرہ کریں اور غیرتِ دینی کا ثبوت دیتے ہوئے عالمی سطح پر پریشر گروپ منظم کیا جائے۔ اگر پوری دنیا کے مسلمان کسی ایک وقت یا ایک دن میں اس حوالے سے منظم وپرامن احتجاج کا کوئی طریقہ اختیار کریں تو اس سے بھی دنیا بھر کو اہل اسلام کی یک جہتی کا واضح پیغام مل سکتا ہے، لیکن افسوس مسلمانوں میں کوئی ایک پلیٹ فارم موجود نہیں جو دنیا کے تمام مسلمانوں کو کسی ایک نکتہ پر جمع کر سکے۔ یہی وہ مرکزِ خلافت کی اہمیت ہے جس کے تقدس اور اہمیت کو جان کر اس کو ختم کر دیا گیا اور مسلمان اس عظیم سانحہ پر مطمئن بیٹھے ہیں۔ ضرورت ہے کہ ماضی اور حالیہ گستاخانہ اقدامات کی پوری تحقیق کر کے ان کے ذمہ داران کو کیفر کردار تک پہنچانے کے لئے عالمی جدوجہد کی جائے اور اہل کفر کو انتباہ کر دیا جائے کہ دنیا میں جہاں بھی مسلمان بستے ہوں، وہ اپنے رسول ﷺ کے خلاف گستاخی کے خلاف بھرپور مزاحمت کریں گے۔

مسلم ممالک کے پاس اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ ایک نعمت تیل ہے، اسے بطورِ ہتھیار استعمال میں لائیں اور جو ممالک اسلام اور مسلمانوں کے خلاف سازشوں میں ملوث ہیں، تیل کا ہتھیار استعمال کرتے ہوئے اُنہیں تیل کی سپلائی روک دی جائے۔

مسلم ممالک پر قائم امریکی فوجی اڈّوں کا خاتمہ بہت ضروری ہے، موجودہ صورتِ حال دراصل مسلم حکمرانوں کا امتحان ہے کہ وہ کس طرح ناموس رسالت اور اسلام کی سربلندی کے لئے متحد ہو کر مؤثر اور اجتماعی احتجاج کرتے ہیں۔ وقت کا تقاضا ہے کہ حکمران مسلم اُمہ کو ایک پلیٹ فارم پہ لا کر اسلام دشمنوں کے خلاف مشترکہ حکمتِ عملی طے کر لیں۔

مسلم ممالک کو کفر کی عالمی برادری پر واضح کر دینا چاہیے کہ اوباما اگر نام نہاد آزادئ اظہار کے لیے موجود قوانین کی موجودگی میں اس فلم پر پابندی نہیں لگا سکتا تو ہم گستاخِ رسول کی سزا اسلامی قوانین میں موجود پاتے ہوئے محمد رسول اللہ ﷺ کے گستاخ کو کیسے آزاد چھوڑ سکتے ہیں۔ وہ لوگ فکری آزادی کے نام پر اپنے جیسے افراد کے بنائے قوانین کی ایسے پاسداری کریں تو ہم اللہ کے بنائے ہوئے دائمی اور منصفانہ قوانین کو کیسے غیر اہم کر دیں۔ یہ سمجھوتہ غیرتِ دینی کے خلاف ہے!!